

20632
41



۵۹۰۸

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

جناب عنقا صہاب :

اسلام و علیکم و علیہم و علیٰ آلہم و علیٰ صحبہم

گزارش عمر میں یہ ہے کہ ہم کراچی کے علقہ فیڈرل جی ایچ پابند بنگلہ سے آیا تھی جس - ہمارے علقہ کی جامع مسجد جس کا نام جامع مسجد ہے ۔

ہمیں گذشتہ تقریباً دو برس سے فجر اور عشاء میں پورا قرآن کریم سے پڑھا جا رہا ہے ۔ یعنی فجر میں اب قرآن اور عشاء میں بھی الگ قرآن ۔ اب اس سلسلہ میں ؟ اب سے کچھ رہنمائی چاہیے ۔ وہ یہ کہ اکثر نمازوں میں تقریباً روزانہ پی کچھ نا کچھ غلطی ہمارے صاحب سے ہوئی ہے ۔ جس کا لقمہ اکثر موذن صہاب دے دیتے ہیں ۔ اب عزات سے اب سوال یہ ہے کہ کیا فرض نمازوں میں روزانہ اس طرح غلطیاں ہونا پھر اس لقمہ دینا صحیح ہے ۔ درجہ سوال یہ ہے کہ اکثر فجر اور عشاء کی نمازوں میں ۱۸ صحت سے ۱۶ صحت تک ہوتی ہیں اس سلسلہ میں ہمارے علماء کہا رات رکھے ہیں ۔ کہ کتنی دیر نمازوں میں قرآن وقت گنا جائے ۔ اور اب بات یہ ہے کہ اکثر جب ہم حفاظ سے بات کرتے ہیں تو وہ بتاتے ہیں کہ اکثر کعبہ میں تو ایسی غلطیاں ہوتی ہیں جس کا کوئی لقمہ بھی نہیں دیتا ۔ ان تمام مصلحت کو دیکھتے ہیں ؟ اب عزات کچھ دیر ہمارے رہنمائی فرمائیں

عزات اللہ اعلم

اسلام علیہ وسلم فیڈرل جی ایچ پابند بنگلہ

0333-2381888

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الجواب حامدا و مصليا

﴿۱﴾۔۔۔ واضح رہے کہ عام حالات میں ہر نماز میں مسنون ترتیب کے مطابق تلاوت کرنا چاہیے اور وہ ترتیب یہ ہے کہ: فجر و ظہر کی نماز میں طوالمفصل (یعنی سورہ حجرات سے سورہ بروج تک) میں سے پڑھا جائے جہاں سے آسانی ہو اور جو حصہ زیادہ یاد ہو، نماز عصر و عشاء میں اوساط مفصل (سورہ بروج تا سورہ بینہ) میں سے پڑھا جائے اور مغرب کی نماز میں قصار مفصل (یعنی سورہ بینہ تا سورہ الناس) میں سے پڑھا جائے، یہی مسنون ترتیب ہے جو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اکثری معمول رہی ہے، لہذا اس کے مطابق قرائت کرنا افضل ہے اور اسی میں زیادہ ثواب ہے، اور کبھی اسکے علاوہ دوسری جگہ سے پڑھ لینا بھی درست ہے، تاہم مذکورہ صورت میں قرآن ختم کرنے کا معمول جائز تو ہے مگر بہتر نہیں، کیونکہ اس میں مسنون ترتیب کو مستقل چھوڑنا ہے جو مکروہ تنزیہی ہے، لہذا اس سے بچنا چاہیے، نیز اس طرح نماز فجر اور نماز عشاء کے فرضوں میں قرآن مجید مکمل ختم کرنا سنت سے ثابت نہیں ہے۔ (ماخذ تبویب ۶۸/۱۱)

دائم رہے قرائت کی بعض غلطیاں ایسی ہو سکتی ہیں جس کی وجہ سے نماز فاسد ہو جاتی ہے، اسلئے فجر اور عشاء کی نمازوں میں قرآن ختم کرنے کی وجہ سے اگر امام صاحب بکثرت غلطیاں کرتے ہوں تو قرآن ختم کرنے کے اس معمول کو ترک کرنا لازم ہے، نیز اسکے باوجود اگر امام صاحب اس سے باز نہیں آتے اور قرائت کی شدید غلطیاں کرتے ہیں، تو ایسے شخص کو امام بنانا درست نہیں، انتظامیہ امام کو تنبیہ کرے ورنہ امام تبدیل کر سکتی ہے۔

اعلاء السنن (۳۵/۴)



: کتب عمر إلى أبي موسى أن اقرأ في المغرب بقصار المفصل وفي العشاء بوسط

المفصل وفي الصبح بطوال المفصل رواه عبد الرزاق في مصنفه

نصب الراية لأحاديث الهداية مع حاشيته بغية الأملعي في تخریج الزیلعی (۲/ ۵)

قوله : روي أن عمر رضي الله عنه كتب إلى أبي موسى الأشعري أن اقرأ في الفجر.

والظهر: بطوال المفصل، وفي العصر. والعشاء: بأوساط المفصل، وفي المغرب:

بقصار المفصل، قلت: غريب بهذا اللفظ، وروي عبد الرزاق في "مصنفه" أخبرنا

سفيان الثوري عن علي بن زيد بن جدعان عن الحسن. وغيره، قال: كتب عمر

إلى أبي موسى: أن اقرأ في المغرب: بقصار المفصل، وفي العشاء: بوسط المفصل،

وفي الصبح: بطوال المفصل، انتهى.

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المختار) (۱/ ۶۵۳)

(قوله وترك كل سنة ومستحب) السنة قسمان: سنة هدي وهي المؤكدة وسنة

زوائد. والمستحب غيره وهو المندوب، أو هما قسمان. وقد يطلق عليه سنة وقدمنا

(جاری ہے۔۔۔)

تحقیق ذلك كله في سنن الوضوء. قال في البحر عند قوله وعلى بساط فيه تصاویر: الحاصل أن السنة إن كانت مؤكدة قوية لا یبعد كون تركها مکروها تحریماً، وإن كانت غیر مؤكدة فترکها مکروه تنزیهاً.

﴿۲﴾۔۔۔ نماز میں کتنا وقت لگایا جائے اس کی کوئی مخصوص مقدار متعین نہیں البتہ قرأت کی مسنون مقدار کا لحاظ رکھنا چاہیے، لہذا صورتِ مسئلہ میں اگر امام صاحب فرض نماز میں قرأت کی مسنون مقدار (جس کی تفصیل جواب (۱) میں گزر چکی) سے زائد تلاوت کرتے ہوں، جسکی وجہ سے ان کی اقتداء میں لوگوں کو مشقت ہوتی ہو، تو ان کا فرض نماز میں قرأت کی مسنون مقدار سے زیادہ پڑھنے کو اپنا معمول بنانا جبکہ مقتدیوں کو اس سے اذیت ہوتی ہو مکروہ تحریمی ہے، اور اس سے اجتناب کرنا لازم اور ضروری ہے۔ (ماخذہ ادا الفتاوی: ۱/۳۲۲)

تاہم امام صاحب کو چاہیے کہ مقتدیوں کی رعایت کریں اور مقتدیوں کی حالت کو مد نظر رکھتے ہوئے اس قدر قرأت کریں جو مقتدیوں پر شاق نہ ہو۔

چنانچہ بخاری شریف کی روایت ہے کہ:

عن أبي هريرة أن رسول الله قال إذا صلى أحدكم للناس فليخفف فإن منهم الضعيف والسقيم والكبير وإذا صلى أحدكم لنفسه فليطول ما شاء (ص: ۲۹۳)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

”جب تم میں سے کوئی شخص لوگوں کو نماز پڑھائے تو اسے چاہیے کہ نماز کو ہلکی کرے کیونکہ مقتدیوں کی ہمارے کمزور، اور بوڑھے بھی ہوتے ہیں، اور جب تم میں سے کوئی شخص تنہا اپنی نماز پڑھے تو اسے اختیار ہے کہ جس قدر چاہے نماز کو طویل کرے۔“ (مستفاد من آپ کے مسائل اور ان کا حل ۳/۵۸۱: ۳۵۸ بتصرف)

صحیح البخاری-نسخة طوق النجاة (ص: ۲۹۳)

عن أبي هريرة أن رسول الله قال: إذا صلى أحدكم للناس فليخفف فإن منهم الضعيف والسقيم والكبير وإذا صلى أحدكم لنفسه فليطول ما شاء

الدر المختار (۱/ ۵۶۴)

یکرہ تحریماً (تطویل الصلاة) علی القوم زائدا علی قدر السنة فی قراءة وأذکار رضی القوم أو لا لإطلاق الأمر بالتخفيف نحر.

الدر المختار (۴/ ۱۸۰):

(و) یسن (فی الحضر) لإمام ومنفرد ، ذکره الحلبي والناس عنه غافلون (طول الفصل) من الحجرات إلى آخر البروج (فی الفجر والظهر ، و) منها إلى آخر - لم یکن - (أوساطه فی العصر والعشاء ، و) باقية (قصاره فی المغرب) أي فی کل رکعة سورة مما ذکره الحلبي ، واختار فی البدائع عدم التقدير ، وأنه یختلف بالوقت والقوم والإمام .



(جاری ہے۔۔۔)

۳
وفي حاشية ابن عابدين (رد المحتار) (١ / ٥٦٤)

(قوله لإطلاق الأمر بالتخفيف) وهو ما في الصحيحين «إذا صلى أحدكم للناس
فليخفف، فإن فيهم الضعيف والسقيم والكبير، وإذا صلى لنفسه فليطول ما
شاء».

وفي حاشية ابن عابدين (رد المحتار) - (١ / ٥٦٥)

قال الكمال في الفتح: وقد بحثنا أن التطويل: هو الزيادة على القراءة المسنونة،
فإنه - صلى الله عليه وسلم - نهي عنه وقراءته هي المسنونة فلا بد من كون ما

نهي عنه غير ما كان دأبه إلا لضرورة..... والله تعالى اعلم

الحسين

محمد عبد الحسيب غفتر له ولوالديه

دار الافتاء جامع دار العلوم كراچي

١٣ / رجب / ١٤٤٠ هـ

٢١ / مارچ / ٢٠١٩ م

الجواب صحیح

السلامة

الجواب صحیح
احقر محمد بن محمد غفر الله

مفتی جامعہ دارالعلوم کراچی

١٣ / رجب / ١٤٤٠ هـ

21 / مارچ / 2019 م



الجواب صحیح

محمد طاهر غفر له

١٣ / رجب / ١٤٤٠ هـ

الجواب صحیح
محمد تقی غفر له
١٣ / رجب / ١٤٤٠ هـ

